10427-باکسنگ کھیلنے کا حکم

سوال

میرا سوال باکسنگ اوراس کے حکم کے متعلق ہے، ہماری مسجد کی انتظامیہ باکسنگ کے تربیتی کورس منعقد کروانے کا سوچ رہی ہے، اس لیے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں آیا باکسنگ جائز بھی یا نہیں ؟

اوراسکا سبب یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوافراد کوآپس میں ایک دوسرے کوگرانے کی کوشش کررہے تھے، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ چہرے پر مارنے سے اجتناب کریں، کیونکہ ہم آدم علیہ السلام کی صورت پر بنائے گئے ہیں"

توکیا اس بنا پر مسلمان شخص کے لیے باکسنگ سیکھنا کہ ہر ایک شخص دوسرے کے چہرے پر مارتا ہے، یہ کھیل سیکھنا جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

شریعت اسلامیہ نے ہر وہ چیز مباح کی
ہے جوبدن کوفائدہ دے اور بدن کے لیے نقصاندہ نہ ہو، اورہر وہ چیز حرام کی ہے جس
سے بدن پر ظلم ہوا سے نقصان وضرر پہنچے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"یقیناتیرے جسم کا بھی تجھ پر حق
ہے"

صحیح بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر (
.(1839

جسمانی ورزش وایکسرسائزاگر شرعی
ممنوعات سے خالی ہو تو یہ روزش کرنا مفید ہے، اورباکسنک ایک قدیم کھیل ہے جو
اغارقہ کھیلا کرتے تھے.

کھیلوں کی اقسام میں سب سے بری کھیل
ہے، بلکہ باکسنگ تواس کی مستحق ہی نہیں کہ اسے کھیل کا نام دیا جائے، باوجوداس کے

کہ یورپی ممالک جہاں باکسنگ ایک ہنر کی اساس کی بنا پر بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے
خاص کر اپنے ذاتی دفاع کے لیے ایک بہت ہی عمدہ کھیل قرار دیتے ہیں، لیکن وہ یہ بھول
جاتے ہیں، یا پھر جان بوجھ کر عمدا بھول جائے یہ اسکا بنیادی اور رئیسی ہدف تومد
مقابل کو اذیت سے دوچار کرنا اور اسے زمین پر گرا کر ناک آوٹ کرنا ہوتا ہے، اور اس
کے لیے بہتر یہی سمجھا جاتا ہے کہ ایک زوردار اور فیصلہ کن مکہ جیسا کہ وہ اسے
یہی نام دیتے ہیں مارا جائے جس سے مدمقابل ناک آوٹ ہو کر گر پڑے، اور باکسنگ میں
کامیابی کی بلندی یہی ہے.

(بہت سے ممالک کی پارلمنٹوں میں بہت
زیادہ مطالبہ کیا گیا کہ باکسنگ کو بطور ہنر اختیار کرنے والوں پر پابندی لگا دی
جائے، کیونکہ باکسر کے لیے باکسنگ بہت اذیت ناز چیز ہے، بلکہ سویڈن کو اس میں
کامیابی بھی ہوئی، اور بہت سارے ممالک اس پر پابندی لگانے میں ناکام رہے، حالانکہ
باکسروں کو اس کھیل سے بہت اذیت ہوتی ہے، بلکہ بہت سارے باکسر تو اس کھیل کے نتیجہ
میں ہلاک بھی ہو چکے ہیں.

حقیقت یہی ہے کہ باکسنگ پر پابندی کی
مطالبہ کے پیچھے انہی باکسروں کی وفات ہی تھی، یا یہ مطالبہ تھا کہ کم از کم اس کے
لیے سخت قسم کے قواعد بنائے جائیں، جو اس کی سختی اور شدت کو ختم کریں.

ماخوذ از: یہاں لندن ہے عدد نمبر (
413) مارچ (1983) میلادی.

ویلز میں برطانیہ میڈیکل کمیٹی کے
مندوب ڈاکٹر روجڈ ہرٹی اس سلسلے میں کمیٹی کے سروے کے متعلق کہتے ہیں :

(ہم ساری دنیا کے سامنے یہ ظاہر
کرنا چاہتے ہیں کہ باکسنگ انتہائی خطرناک کھیل ہے، اس وجہ سے نہیں کہ باکسنگ کی بنا
پر بہت سارے باکسروں کی اموات واقع ہو چکی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک چیز یہ
ہے کہ باکسنگ کی بنا پر پیدا ہونے والے افراد کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، اس کو
سامنے رکھتے ہوئے ہم اس کھیل کی سرپرستی کرنے والی کمیٹیوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ
وہ اس کھیل کو بند کر دیں، اور اسے کھیلوں میں شامل ہی نہ کیا جائے.

اوریہاں دوبارہ یہ یقین دلانا چاہتا
ہوں کہ یہ کھیل ہزاروں باکسروں کی گھات میں کہ انہیں باکسنگ کی بنا پر مختلف قسم کی
بیماریوں کا شکار کرکے رکھ دے،

(1945) سے لیکر (1983) تک باکسنگ
کی بنا پر ہلاک ہونے والے باکسروں کی تعداد تین سوپچاس تک پہنچ چکی ہے).

ماخوذاز: landanhere ہے عدد نمبر (
413) مارچ (1983).

اس کھیل کے متعلق اسلامی موقف :

اسلامی اصول مکمل طور پراس تصور کا
انکار کرتا ہے کہ وہ عموماامت کی تربیت میں اس طرح کا خطرناک انحراف اس حد تک پیدا
ہوجائے جوامت کے افراد کے مابین شدید قسم کی لڑائی کی اجازدت دیتاہ بلکہ ساری
انسانیت کے مابین اس طرح کی اجازت نہیں دیتا.

ذیل میں ہم چند ایک اصول بیان کرتے
ہیں :

1– ضرر اور نقصان کو ختم اور زائل
کرنا :

اوپر بیان ہوچکا ہے کہ باکسنگ ایک
ایسا کھیل ہے جس کے انسانی زندگی کو بہت زیادہ ضرر و نقصانات ہیں، اوراس کی گواہی
بھی یورپیوں نے دی ہے، جنہیں انسانی شعور نے اس پر راغب کیا کہ وہ اس کھیل کو بند
کرنے کا مطالبہ کریں، بلکہ اس کو عالمی کھیلوں کی ڈکشنری سے ہی نکال باہر کریں.

2– چہرے کی بے حرمتی :

باکسنگ کا کھیل ایسا ہے جس میں مد
مقابل کے چہرے پر پوری قوت سے مکہ مارنا ہوتا ہے، اور باکسر کو مکمل اجازت ہے کہ
اپنی پوری طاقت سے مدمقابل باکسر کے چہرے پر مکہ مارے، بلکہ جسم کے کسی اور جگہ مکہ
مارنے کی بجائے چہرے پر مکہ مارنے کے پوائنٹ زیادہ ہوتے ہیں.

اور یہ بہت ہی گری پڑی حرکت ہے،
کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں کوئی کسی سے لڑے تو وہ
چہرے سے اجتناب کرے"

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں
روایت کیا ہے، دیکھیں فتح الباری (215/5).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(اس ممانعت میں ہر ضرب شامل ہوتی ہے
جو بطور حد یا تعزیر یا بطور تادیب ہو، اور ابوداود وغیرہ میں ابو بکر رضی اللہ
تعالی عنہ کی حدیث میں زنا کرنے والی عورت کو رجم کرنے کے قصہ میں بیان ہوا ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا :

"اس کو پتھر مارو، اور چہرے سے
اجتناب کرنا"

سنن ابوداود (152/4).

تو جس کو بطور رجم ہلاک کرنا متعین
ہے جب اس کے متعلق یہ حکم ہے، تو پھر اس کے علاوہ دوسرے کے چہرے سے بالاولی اجتناب
کرنا ہوگا.

دیکھیں : فتح الباری (216/5).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

علماء کا کہنا ہے : چہرے پر مارنے سے
اس لیے منع کیا گیا ہے کہ چہرہ بڑا نازک اور سارے محاسن کو جمع کرنے والی جگہ ہے،
اور اکثر اس کے اعضاء سے ہی اسکا ادراک ہوتا ہے، تو چہرے پر مارنے سے خدشہ ہے کہ

چہرے کے کسی عضو کی حالت نہ بگڑ جائے ، اور وہ بد شکل نہ ہو جائے ، چہرے میں ظاہر اور ابھرا ہوا ہونے کی بنا پر سب سے نازک ہے ، بلکہ جب ناک پر مکہ مارا جائے تو وہ صحیح نہیں رہتا).

دیکھیں : فتح الباری (216/5).

اس حدیث سے خاص کر ممانعت کی دلالت کے متعلق فتح الباری میں ہے :

(امام نووی رحمہ اللہ نے اس نہی کے حکم کے متعلق کچھ نہیں کہا ، اور اس ممانعت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نہی تحریمی ہے ، اس کی تائید سوید بن مقرن رضی اللہ تعالی عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے غلام کو مار رہا ہے تو آپ نے فرمایا :

" کیا تجھے علم نہیں کہ احترام والی شکل و صورت ہے "

صحیح مسلم (1280/3).